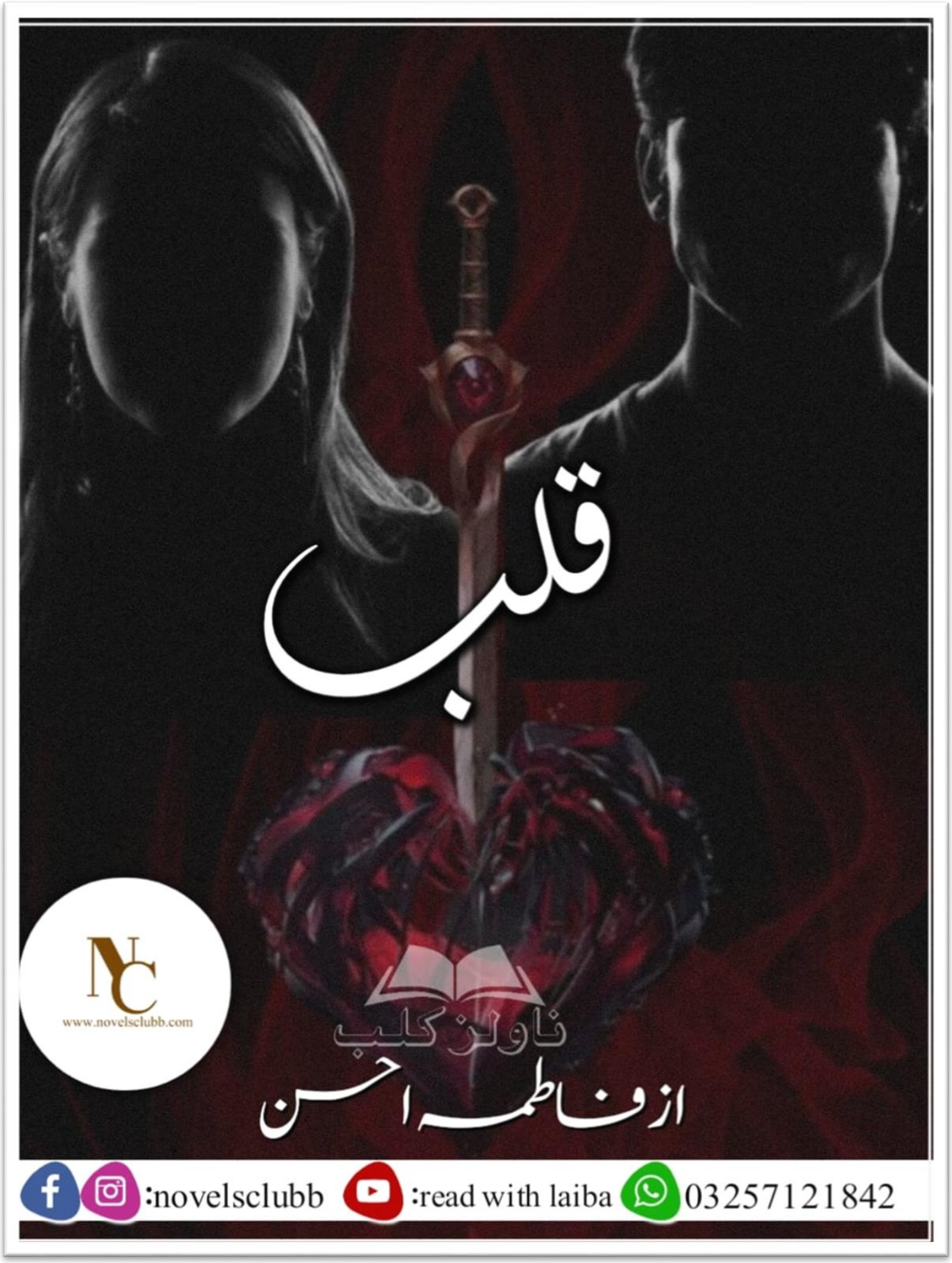
قلب
www.novelsclubb.com
ناولز کلب
از فاطمہ احسن
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

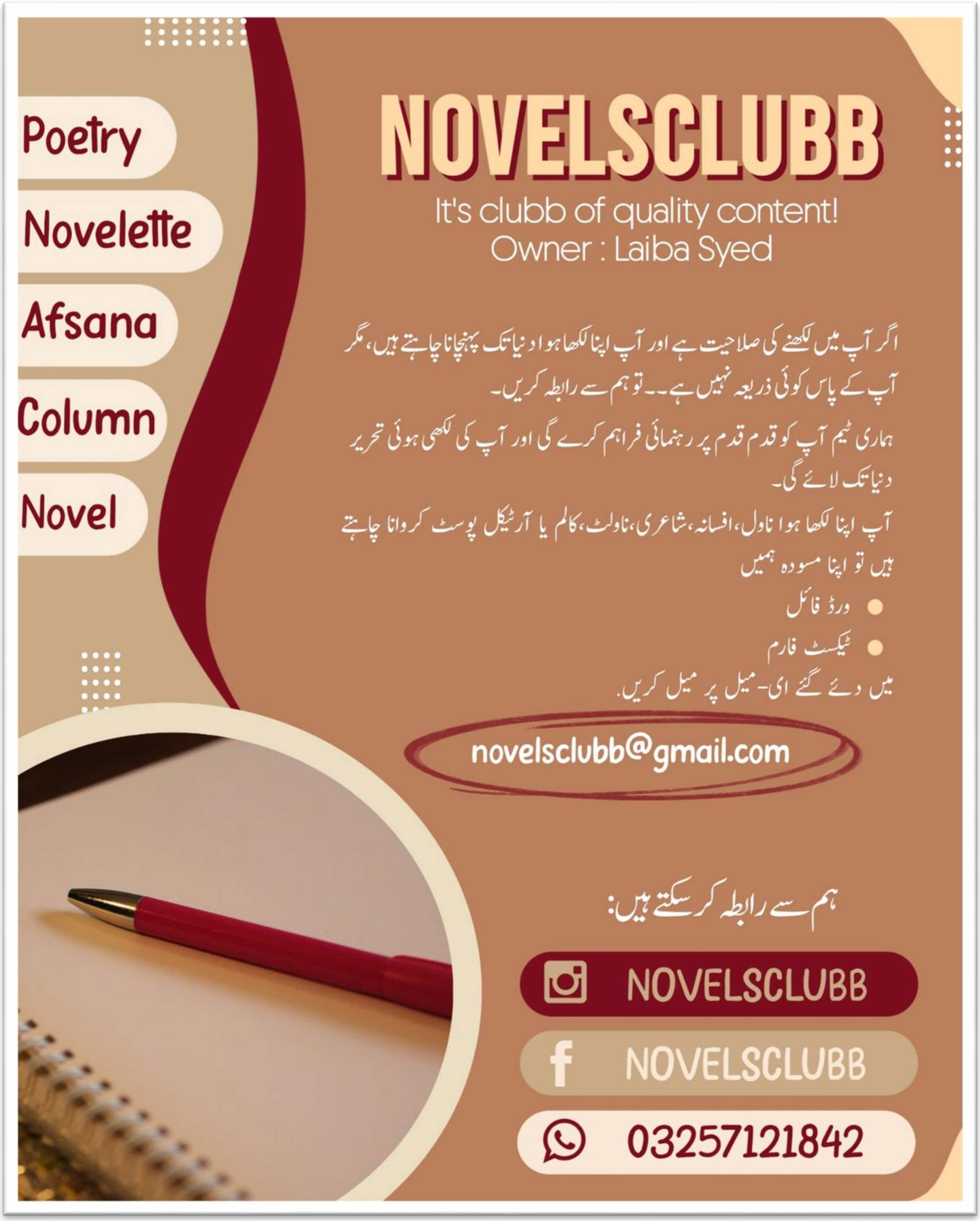
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قلب

از قلم

فاطمہ احسن

www.novelsclubb.com

ناول کا نام: قلب

رائٹر کا نام: فاطمہ احسن

نوریز کے دل پر عجیب سا بوجھ تھا، جیسے کسی نے اس کی روح کو گہری خاموشی میں ڈوبا دیا ہو۔ باہر کا منظر حسین تھا، مگر اس کے لیے بے معنی۔ آسمان پر بادل ہلکی ہلکی چادر کی طرح پھیلے ہوئے تھے، اور سورج کی روشنی ان کے درمیان سے چھن کر زمین پر سنہری دھوپ کی مانند بکھر رہی تھی۔ ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، اور درختوں کے پتے مدھم سرگوشیوں میں کچھ کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

نوریز نے اپنی گاڑی کے دروازے کو دھیرے سے بند کیا، اور ایک لمحے کے لیے وہیں رکا رہا، جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔ اس کے لباس کی نفاست اور چہرے پر چھائے ہوئے جذبات اس کے اندر کی کشمکش کو ظاہر کر رہے تھے۔ پینٹ کوٹ میں ملبوس، وہ جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوا۔

کہاں ہیں امی؟"اس نے ملازمہ سے پوچھا، جو پریشانی کے عالم میں وہاں کھڑی تھی۔"

وہ صبح سے کمرے میں ہیں، سر..."ملازمہ نے دھیرے سے جواب دیا۔"

تو مجھے اب بتا رہی ہو؟"نوریز کی آواز میں بے چینی تھی۔"
"پہلے کیوں نہیں بتایا؟ کیا ہوا ہے انہیں؟"
وہ تیزی سے اپنی ماں کے کمرے کی طرف بڑھا، مگر جیسے ہی اس نے قدم اٹھایا، اس کے قدم رک گئے۔

www.novelsclubb.com

آج دس جولائی ہے..."اس کے ذہن میں یہ تاریخ ایک تیر کی مانند چبھی۔اس کی آنکھوں" میں ایک لمحے کے لیے غم اور یادوں کا طوفان اُبھر آیا، پھر اس نے جلدی سے اپنے قدموں کو دوبارہ حرکت دی۔

کمرے کا دروازہ اُس نے دونوں ہاتھوں سے کھولا اور اندر جاتے ہی اپنی ماں کو دیکھا، جو اپنی موونگ چیئر پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اُن کا چہرہ باہر کے آسمان کی طرف تھا، اور اُن کی آنکھیں کسی ان دیکھی دنیا میں گم تھیں۔ کمرے میں ایک خاموشی تھی، جیسے وقت بھی یہاں رک گیا ہو۔

"امی، آپ صبح سے یہاں بیٹھی ہیں؟"
نوریز نے اپنے ماں کے پاس پہنچ کر دھیرے سے پوچھا۔ اُس نے ان کا ہاتھ پکڑا، جو سرد تھا۔
"مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔"

وہ ان کے قدموں میں بیٹھ گیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا، "آپ جانتی ہیں، آج دس جولائی ہے..."

"ماں نے آہستہ سے سر ہلایا، "ہاں، جانتی ہوں... آج دس جولائی ہے۔

"... لیکن امی، آپ کے اس طرح کرنے سے کیا ہوگا؟ جو ہونا تھا، وہ تو ہو چکا ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناوریز کی آواز میں ایک بے بسی تھی۔

ماں نے ایک تھکی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "ہاں، جو ہونا تھا وہ ہو گیا، لیکن کچھ
"... واقعات ایسے ہوتے ہیں، جن کے سحر سے انسان ساری زندگی باہر نہیں نکل پاتا

"لیکن امی، وقت سب ٹھیک کر دیتا ہے۔ آپ کو اپنا خیال رکھنا چاہیے۔"

ماں کی آنکھوں میں آنسو جھلکنے لگے، اور وہ بولیں
"تم اسے ڈھونڈتے کیوں نہیں ہو؟"

لیکن امی، ڈھونڈنے سے کیا ہو گا؟ "نوریز کی آواز میں بے بسی اور درد نمایاں تھا۔"

... وہ جہاں بھی ہو گی، خوش ہو گی۔ لیکن میرے دل کو تسلی ہو جائے گی نا"
ماں نے اپنی نظریں نوریز پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔ "

امی، آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ خوش نہیں ہو گی؟"

وہ جہاں بھی ہو گی، خوش ہو گی۔ آپ اس کی فکر نہ کریں..."ناور یز نے نرم لہجے میں تسلی دی۔

اتنے میں رضیہ بھی دروازہ کھول کر اندر آئی، اُس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

" چلیں، کھانا بھی آگیا ہے۔ آپ فوراً کھانا کھائیں، اور پھر آپ نے دوائی بھی لینی ہے۔"

نوریز نے اپنی ماں کو اٹھنے میں مدد دی، اور وہ دونوں کھانے کی میز کی طرف بڑھنے لگے۔ کمرے کی خاموشی میں اب صرف قدموں کی دھیمی آواز اور دل کی دھڑکنوں کی گونج باقی تھی، جو ماضی کی یادوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے حال کی طرف بڑھ رہی تھی۔

....

عنایہ نے بے فکری سے قدم بڑھاتے ہوئے کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ امی بھی نا، حلوہ بنا کر لائی تھیں تو ٹھیک ہے، لیکن حلیمہ خالہ کے ہاتھ واپس بھیج دیا۔ کیا"
ضروری تھا مجھے ہی بھیجنا؟

"اب مجھے اُن سے ملنا پڑے گا۔

وہ اپنے خیالوں میں مگن قرۃ العین کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے اپنے چہرے پر خوشی کے تاثرات لانے کی کوشش کرنے لگی۔

"!السلام علیکم، سمینہ آنٹی"

" دروازہ کھلتے ہی اُس نے خوش اخلاقی سے کہا۔

"میں یہ برتن واپس کرنے آئی تھی، قرۃ العین کو میری طرف سے شکریہ کہہ دیجئے گا۔

www.novelsclubb.com

سمینہ آنٹی نے مسکرا کر کہا،

"بیٹا، تھوڑی دیر رکو، اس کے پاس بیٹھو۔ وہ اندر ہی بیٹھی ہے۔"

عنایہ کے دل میں ایک لمحے کے لیے جھجک ہوئی، لیکن پھر وہ دل پر جبر کرتے ہوئے اندر جانے کے لیے تیار ہوگئی۔ سمینہ آنٹی نے کمرے کی طرف اشارہ کیا، "ہاں بیٹا، تم اندر چلی جاؤ، قرۃ العین اندر ہی ہوگی۔ وہ تمہیں دیکھ کر خوش ہوگی۔"

عنایہ نے اپنے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے کمرے کی طرف قدم بڑھایا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی، اُس کی نظر صوفے کے پاس جھکی ہوئی قرۃ العین پر پڑی، جو نماز پڑھ رہی تھی۔ سامنے والی ٹیبل پر قرآن پاک کھلا ہوا تھا، اور کمرہ ایک پاکیزہ سکون سے بھرپور محسوس ہو رہا تھا۔

عنایہ حیرت سے صوفے پر بیٹھ گئی،

"... یہ تو نماز پڑھ رہی ہے، میں اس کے کمرے میں آگئی ہوں"

www.novelsclubb.com

اُس نے دل ہی دل میں سوچا۔

کمرے کی سادگی اور صفائی نے عنایہ کو متاثر کیا۔ ہر چیز اپنی جگہ پر رکھی ہوئی تھی۔ قرۃ العین کی چہرے پر اطمینان اور سکون تھا، جیسے دنیا کی تمام مشکلات اُس کے پاس آکر ہار مان لیتی ہوں۔

عنایہ نے سوچا، "اس کی زندگی کتنی مشکل ہے، اتنی ٹف لائف میں بھی اس کے چہرے پر اتنی خوشی اور سکون کیسے ہے؟"
وہ قرۃ العین کو غور سے دیکھنے لگی، یہاں تک کہ اسے خود بھی احساس نہ ہوا کہ وہ کتنی دیر سے دیکھ رہی ہے۔

نماز ختم کرتے ہی قرۃ العین نے سلام پھیرا اور عنایہ کی طرف مسکرا کر دیکھا، "السلام علیکم!"

عنایہ جیسے کسی گہری سوچ سے باہر نکلی ہو، فوراً جواب دیا، "وعلیکم السلام!" وہ جھجھکتے ہوئے صوفے سے کھڑی ہوئی اور جلدی سے بولی، "تم نے حلوہ بھیجا تھا، تمہارا بہت شکریہ۔ میں تمہیں شکریہ کہنے کے لیے آئی تھی۔"

قرۃ العین نے نرمی سے کہا، "تھوڑی دیر تو بیٹھو میرے پاس، میں ابھی آ رہی ہوں۔"

عنایہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

نہیں، تم آرام سے نماز پڑھو۔ میں تو صرف شکریہ کہنے آئی تھی۔" یہ کہہ کر وہ جلدی سے" کمرے سے باہر نکل گئی، جیسے وہاں مزید رکنا اس کے لیے ممکن نہ ہو۔

"گھر پہنچنے پر اس کی والدہ نے پوچھا، "بیٹا، برتن دے آئیں؟

"جی امی، لگتا ہے بیٹھ کر بھی آئی ہو اس کے ساتھ، اس لیے دیر ہو گئی ہے؟"

شکر ہے، تم میری باتیں سمجھنے لگ گئی ہو۔" والدہ نے خوشی سے کہا۔"

"جی امی، میں بیٹھ کر آئی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اچھی بات ہے۔ جو لوگ اچھے سے پیش آئیں، ان سے اچھا اخلاق رکھنا چاہیے۔ اور اگر کوئی" شخص اچھے سے پیش نہ آئے تو بھی کوشش کرنا چاہیے کہ ان سے بھی اچھے سے بات کی جائے "کیونکہ انہیں اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

جی امی، "عنایہ نے بے فکری سے جواب دیا، جیسے وہ والدہ کی نصیحتوں کو سنتی تو ہے، مگر ان پر "زیادہ غور نہیں کرتی۔

پھر والدہ نے پوچھا، "اچھا بیٹا، تم نے کون سے کالج میں جانے کا سوچا ہے؟ اب تو تمہارا رزلٹ بھی آ چکا ہے اور کالج کے ایڈمیشنز بھی کھل گئے ہیں۔ تم نے آگے کیا پڑھنا ہے؟ میڈیکل، پری "انجینئرنگ، یا کچھ اور؟

عنایہ نے بے دھیانی سے کہا، "میڈیکل کر لوں گی، انجینئرنگ میں دل نہیں لگتا۔ میٹرک میں "بھی بائیو رکھی تھی، تو اب بھی یہی پڑھ لوں گی۔

"والدہ نے نرمی سے سمجھایا، "بیٹا، میڈیکل کی پڑھائی بہت مشکل ہوتی ہے، اگر دل نہ ہو تو۔۔۔

عنایہ کا ذہن جیسے قرۃ العین کے گھر میں ہی اٹکا ہوا تھا، وہ لاشعوری طور پر اُس کے بارے میں سوچتی رہی۔ پھر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور سادیہ کو فون کیا۔

"ہاں، پھر تم نے کیا سوچا آگے کرنے کا؟ میری امی مجھ سے پوچھ رہی تھیں کہ کہاں ایڈمیشن لینا ہے۔"

سادیہ نے جواب دیا، "یار، میرے گھر والے تو سب مجھے کہہ رہے ہیں کہ میڈیکل ہی پڑھو۔ میں نے بہت کہا ہے، لیکن تمہارے گھر میں کیا حساب ہے؟"

عنایہ نے کہا، "نہیں، میرے گھر والے مجھ پر دباؤ تو نہیں ڈال رہے، بس کہہ رہے ہیں کہ جو تم کرنا چاہتی ہو، وہی پڑھ لو۔ پھر پری میڈیکل ہی کر لیتے ہیں۔"

"اللہ، وہاں پڑھنا ہے نہ یہاں، ایک ہی بات ہے۔" سادیہ ہنستے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

عنایہ نے بھی رسمی طور پر ہنسنا شروع کر دیا، مگر اُس کا دل اندر سے بالکل نہیں کر رہا تھا۔اس نے سادیہ سے باقی دوستوں کے بارے میں بھی بات کی اور کہا، "پھر ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ جلدی سے ایڈمیشنز کھلنے والے ہیں، ہمیں بھی جلدی اپنا کام کروا کر ختم کرنا ہے۔"

عنایہ کی والدہ دستر خوان پر مصروف تھیں، جب انہوں نے حلیمہ بی کو آواز دی،

"حلیمہ بی، ذرا عنایہ کو بلا کر لائیں۔رات کے کھانے کے لیے اس سے پوچھنا ہے کہ کیا کھائے گی۔"

حلیمہ بی فوراً عنایہ کے کمرے کی طرف لپکیں۔دالان کے کچے فرش پر ان کے قدموں کی آہٹ گونج رہی تھی۔انہوں نے عنایہ کے کمرے کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ عنایہ اپنے کمرے میں چیزیں الٹ پلٹ کر رہی تھی۔

"عنایہ بیٹا! اتنا گند کیوں مچایا ہوا ہے؟ کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

عنایہ نے اُلجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا،

حلیمہ بی، میں اپنے ڈاکومنٹس ڈھونڈ رہی ہوں، جو ایڈمیشن کے لیے چاہئیں، لیکن مل نہیں "رہے۔"

"حلیمہ بی نے مشورہ دیا، "ایسا کرو، سٹور روم میں جا کر دیکھو، وہاں شاید رکھ دیے ہوں۔

"امی نے وہاں رکھے ہوں گے؟ میں دیکھتی ہوں۔"
عنایہ نے جواب دیا اور فوراً سٹور روم کی طرف چل پڑی۔

سٹور روم گھر کے پیچھے والے حصے میں واقع تھا، جہاں گزرنے کے لیے دالان سے ہوتے ہوئے چھوٹے سے آنگن سے گزرنا پڑتا تھا۔ آنگن کے بعد بیٹھک کے بائیں جانب واقع اس پرانے کمرے میں برسوں سے گرد جمی ہوئی تھی۔

عنایہ نے سٹور روم کا دروازہ کھولتے ہی حیرت سے کہا، "اتنا گند ہے یہاں! لگتا ہے کوئی سالوں "سے یہاں آیا ہی نہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی نظر اچانک اوپر کے شیلف پر رکھے ایک بڑے سوٹ کیس پر پڑی۔

یہ اتنی اوپر کیوں رکھا ہوا ہے؟ اس میں کیا ہو سکتا ہے؟" عنایہ نے سوچا۔ اس نے پاس پڑی" ایک کرسی کو کھینچ کر سوٹ کیس اتارنے کی کوشش کی۔ جب اس نے سوٹ کیس اتارا تو اُس پر جمی گرد اُڑ کر عنایہ کے چہرے پر گری۔

"اتنی مٹی! امی میرے ڈاکومنٹس یہاں کیوں رکھیں گی؟"
عنایہ نے اپنے آپ سے کہا اور سوٹ کیس کھولنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

ادھر، حلیمہ بی باورچی خانے میں جا کر صفائی میں مصروف ہو گئیں اور عنایہ کی والدہ نے انہیں "دیکھا تو پوچھا، "عنایہ کہاں ہے؟

"بیگم صاحبہ، میں نے اسے سٹور روم میں بھیجا تھا۔ اس کے ڈاکومنٹس نہیں مل رہے تھے۔"

سٹور روم ؟"عنایہ کی والدہ نے حیرت سے کہا،"آپ نے اسے سٹور روم میں کیوں بھیج دیا؟" "!آپ کو پتہ ہے وہاں کتنا گند ہے

انایہ سٹور روم میں سوٹ کیس کی زپ کھول رہی تھی کہ اس میں اچانک کچھ پرانی تصویریں نظر آئیں۔"یہ تصویریں کس کی ہیں ؟"عنایہ نے حیرت سے سوچا۔

اسی وقت عنایہ کی والدہ سٹور روم میں داخل ہوئیں اور غصے میں بولیں،"عنایہ، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

امی، یہ دیکھیں! یہ تصویریں کس کی ہیں ؟"عنایہ نے سوال کیا۔"

چلو، باہر چلو۔ تمہیں پتہ ہے نا یہاں کتنی مٹی ہے۔ تمہاری طبیعت خراب نہ ہو جائے، اور" تمہیں اگلے دن کالج بھی جانا ہے۔"ان کی والدہ نے جلدی سے سوٹ کیس کی زپ بند کرتے ہوئے کہا۔

"عنایہ نے حیرانی سے کہا، "مگر امی، یہ تصویریں کس کی تھیں؟

پتہ نہیں، یہ پرانی چیزیں ہیں۔ سالوں کا سامان ہے، کسی نے رکھ دی ہوں گی۔ تم کھانے میں" کیا کھاؤ گی؟" انہوں نے بات کا رخ موڑتے ہوئے پوچھا۔

جو مرضی بنالیں، امی، میں کھالوں گی۔" عنایہ نے بے دھیانی سے جواب دیا۔"

رات کو کھانے کے دوران، عنایہ دستر خوان پر بیٹھی اپنی امی کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ اچانک وہ "بولی، "امی، آپ نے بتایا نہیں، وہ تصویریں کس کی تھیں؟

"عنایہ کی والدہ نے بات کاٹ کر کہا، "ہاں، تو تم نے کہاں ایڈمیشن لینا ہے؟

عنایہ کو سمجھ نہیں آیا کہ ان کی امی نے بات کیوں بدلی، لیکن وہ خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں، باپ نے ایڈمیشن کی بات کی؟"

عنایہ کے والد نے بات چھیڑی، "میں کل تمہاری فیس جمع کروانے جاؤں گا۔لاہور کالج میں تمہارا نام آگیا ہے۔"

"یہ تو اچھی بات ہے،" عنایہ نے پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے کہا۔

ان کی والدہ نے جیسے سکون کا سانس لیا اور پھر سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔

عنایہ رات کو سونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک اس کو یاد آیا، "اوہ! میرے ڈاکومنٹس!" وہ رک گئی اور پریشانی سے سوچنے لگی، "میرے ذہن سے ہی نکل گئے۔ میں نے تو وہ ڈھونڈنا تھا۔ کل ابا نے فیس جمع کروانے جانا ہے، اور انہیں یہ ڈاکومنٹس چاہییں ہوں گے۔"

یہ سوچتے ہوئے، وہ اپنے والدین کے کمرے کی طرف چل پڑی۔ گھر کے قدیم طرز پر بنے ہوئے دالان سے گزرتے ہوئے اس کے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ دالان کے آخر میں، بیٹھک کے ساتھ ہی اس کے والدین کا کمرہ تھا۔

عنایہ دروازہ کھولنے ہی والی تھی کہ اس نے اپنے والدین کی باتوں کی آواز سنی۔ "آپ کو نہیں لگتا کہ ابھی عنایہ بہت چھوٹی ہے اس بات کے لیے؟"

اس کے والد نے دھیرے سے کہا، "ہاں، وہ چھوٹی ہے، لیکن وہ اتنی بڑی تو ہو گئی ہے کہ اس بات کو سمجھ سکے۔"

www.novelsclubb.com

عنایہ حیرانی میں رک گئی۔

کس بات کو؟"

کیا میرے ماں باپ میری شادی کی بات کر رہے ہیں؟

"نہیں، نہیں، میں تو ابھی کالج میں داخلہ لے رہی ہوں، میری شادی کیسے ہو سکتی ہے؟

اس کی ماں نے فکر مندی سے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ ابھی عنایہ چھوٹی ہے تھوڑی دیر اور انتظار کر تے ہیں۔"

عنایہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اس نے فوراً دروازہ کھول دیا اور اندر قدم رکھا۔

اس کے والد نے گھبراتے ہوئے پوچھا، "عنایہ، کیا بات ہے بیٹا؟"

عنایہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا، "میں ڈاکومنٹس کا پوچھنے آئی تھی۔امی، آپ کے پاس ہیں؟ کل ابا نے فیس جمع کروانے جانا ہے۔"

اس کی ماں نے جواب دیا، "ہاں، میں نے تمہارے ابا کو دے دیے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا، ٹھیک ہے۔" عنایہ نے پوری اسرار نظروں سے اپنے والدین کو دیکھا، لیکن کوئی اور بات" کیے بغیر اپنے کمرے کی طرف واپس چل دی۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر، جو گھر کے پچھلے حصے میں واقع تھا، جہاں سے آنگن کا نظارہ کیا جا سکتا تھا، عنایہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔ اس نے اپنے بالوں کی چوٹیاں بناتے ہوئے سوچا، "آج کا دن کتنا "عجیب تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔

وہ اپنے جوتے اتارتے ہوئے، چادر اوڑھتے ہوئے، خود کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگی،
کیا ابا میری شادی کی بات کر رہے تھے؟ ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ"
مجھے کالج میں داخلہ کیوں دلواتے؟
ویسے بھی، اماں کو تو بہت شوق ہے کہ وہ مجھے پڑھائیں۔ پھر یہ کس بات کی بات ہو رہی تھی؟
"شاید میں زیادہ سوچ رہی ہوں۔

یہ خیالات ذہن میں گردش کرتے کرتے، عنایہ گہری نیند کی آغوش میں چلی گئی

....

" چلیں امی، اب آپ اپنا خیال رکھنا، میں اب آفیس کے لیے نکلتا ہوں۔ شام میں آؤں گا۔"

اس کی امی نے اس کو الوداعی کلمات کہے اور وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی سٹارٹ کی اور اے سی آن کیا۔ گاڑی چلاتے چلاتے وہ سوچوں میں گم ہو گیا، "ٹھیک ہے، اس کو ڈھونڈنا چاہیے یا نہیں؟ اگر میں نے اس کو ڈھونڈ بھی لیا، تو پھر کیا کروں گا؟

" اگر اس کو حقیقت معلوم نہ ہوئی تو؟

یہ سب سوچتے سوچتے وہ ایک ٹریفک سگنل پر رکا۔ لال بتی دیکھ کر ایک مانگنے والا آیا،

"" صاحب، یہ گجرے لے لیں۔

اس نے مسکرا کر کہا، "میں کس کے لیے لوں؟

میرے پاس کوئی نہیں ہے جس کے لیے میں یہ لوں۔" یہ کہہ کر اس نے مانگنے والے کو پیسے پکڑا دیے اور شیشہ بند کر دیا اور کسی گہری یاد کی زد میں آ گیا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ آفیس پہنچا تو گارڈ نے اعزاز کے ساتھ دروازہ کھولا۔اندر داخل ہو کر جا کر بیٹھ گیا،اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور تھوڑی تھکن کا اظہار کیا۔پھر اس نے مارتھا کو فون کیا اور کہا،

"میرے لیے کافی بھجوا دیں۔"

مارتھا نے جواب دیا،"جی سر، تھوڑی دیر بعد۔"اس کے لیے کافی لے کر آئے۔انہوں نے وہ کافی پی اور شیشے کی عمارت کی کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھنا شروع کیا۔اس کی نظر باہر ایک آدمی پر پڑی جو اپنی بیٹی کو کسی پاس والی دکان سے کھلونے لے کر دے رہا تھا۔یہ دیکھ کر وہ جیسے کسی یاد کے دلدل میں کھو گیا ہو،اور اس نے دائرے میں بولا،

"!آئی مس یو،ابا"

یہ کہہ کر وہ ایک دم سے اپنی یادوں سے باہر آیا اور اب کافی کپ لے کر اپنے میز پر واپس بیٹھ گیا۔پھر لیپ ٹاپ کھول کر ٹائپنگ میں مصروف ہو گیا۔

اتنی دیر میں مارتھا دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی اور کہا،"سر،ایک امپورٹنٹ کمپنی ہے جو ہمارے ساتھ کوئی ڈیل سائن کرنا چاہتی ہے۔"اس نے کہا،"میں کیا کروں اس بارے میں؟

ہمیں اپنے سٹاف سے ڈسکس کرنا ہو گا، تو میں ایسا کرو، کوئی پراپر ٹائم دیکھ کر میٹنگ ارینج کر لو۔"

"جی سر،" مارتھا نے جواب دیا۔ لیکن اس کا دھیان بار بار اپنی ماں کی باتوں کی طرف آرہا تھا۔

صبح ناشتے کی میز پر، عنایہ اور اس کے ابا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے، کہ سامنے باورچی خانے سے حلیمہ بھی گرم گرم پراٹھے لا کر رکھ رہی تھی۔ عنایہ کی ماں نے اس کے ابا سے مخاطب ہو کر کہا، "عزیز صاحب، آج آپ عنایہ کی فیس جمع کروا دیں گے نا؟" انہوں نے کہا، "ہاں، میں نے سوچا تھا، مگر آج میری ایک امپورٹنٹ ایگریمنٹ کے بارے میں اپنی سٹاف سے ڈسکشن کرنی ہے، یہ بہت اچھا موقع ہے۔ اگر مجھے ٹائم ملا تو میں آجاؤں گا، ورنہ ہمارے پاس ابھی دن ہے، ہم کل بھی کرا دیں گے۔"

یہ کہہ کر عظیم صاحب نے ناشتہ مکمل کیا اور آفس کی طرف روانہ ہو گئے۔

عنایہ بیٹھی اپنی ماں کو سوالی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی بات کے متعلق ان سے پوچھنا چاہتی ہو۔ عنایہ کی ماں جو کہ بخوبی اس بات سے واقف تھیں کہ وہ ان سے کیا پوچھنا چاہتی ہیں،

www.novelsclubb.com

مگران کے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں تھا، تو وہ باتوں کو بدلنے کے لیے کوئی اور موضوع لانا چاہ رہی تھیں۔

اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے سوالی نظروں سے کہا، "

امی، وہ کل جو؟" اس کی ماں نے بات کاٹتے ہوئے کہا، "

بیٹا، تمہیں تو بتا ہے، یہ گھر میں ہم کتنی دیر سے رہ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے تمہارے ابا کے کوئی "

"رشتہ دار ہوں، تو اس بارے میں اتنا کیوں سوچ رہی ہو؟

عنایہ کا دل چاہا کہ وہ کل رات اس بارے میں پوچھے کہ کون سی ایسی بات ہے جس کے لیے وہ بہت چھوٹی ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ کہیں ابا کو نہ لگے کہ میں ان کی باتیں باہر کھڑے ہو کر سنتی رہتی ہوں، تو اس نے چپ رہنے کا ارادہ کیا۔

www.novelsclubb.com

....

کیا نام لیا ہے آپ نے کمپنی کا؟" عظیم صاحب نے متوجہ ہو کر ظہور خانم سے پوچھا۔ "جی سر، "

"نوریز گروپ آف انڈسٹریز۔

یہ نام سن کے وہ جیسے کسی سدمے میں ہی چلے گئے اور سوچ میں پڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ظہور خانم کمرے میں داخل ہوئے اور کہا، "میٹنگ ارینج کرلی۔ آج تین بجے ہم لوگ میٹنگ کریں گے۔" "رہنے دو، میں یہ ایگریمنٹ سائن نہیں کر رہا، ہم کسی اور کمپنی کے ساتھ ڈیل کرلیں گے۔"

مگر صاحب، یہ کمپنی بہت بڑی ہے اور یہ موقع بہت بڑا ہے۔ ہمیں بہت فائدہ ہوگا اگر ہم اس کمپنی کے ساتھ کام کریں گے۔"

"میں نے تم سے کہہ دیا ہے کہ میں یہ ایگریمنٹ سائن نہیں کرنا چاہتا۔"

ظہور خانم سوال پوچھنا چاہ رہے تھے، مگر انہوں نے خاموشی اختیار کی۔

"جی صاحب، میں باقیوں کو آگاہ کر دیتا ہوں کہ ہم کوئی میٹنگ سائن نہیں کر رہے۔"

بلڈنگ کے کونے پر فرید نے خانم کو متوجہ کرتے ہوئے کہا، "یہ صاحب کو کیا ہوا ہے؟ کل سے ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم اس میٹنگ کی تیاری کر رہے ہیں، اور جب وقت آیا تو کہہ رہے ہیں ایگریمنٹ سائن نہیں کرنا۔"

خانم کہنے لگے،

"پتہ نہیں، اب میں ان سے وجہ پوچھنے سے رہا۔"

ہاں، تم ٹھیک کہتے ہو۔" اتنی دیر میں تین چار لوگ مزید آکر اس گفتگو میں شامل ہو گئے کہ " اچانک عزیز صاحب اپنے شاندار کمرے سے نکلتے ہوئے سب کو غصے والی نظر ڈالی۔ وہ سب اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے، اور پھر عزیز صاحب باہر چلے گئے۔

فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔" عنایہ، دیکھو کس کا فون ہے۔"" جی، امی! ہیلو، جی ابا! میں آرہا "ہوں۔ تمہارا ایڈ مشن کروانا ہے، اپنے ڈاکومنٹس لے کر تیار ہو جاؤ۔

"جی ابا"

"کون ہے عنایہ؟"

ابا، وہ کہہ رہے تھے اپنے ڈاکومنٹس لے لو۔ ایڈ مشن کروانے کے لیے جا رہے ہیں۔ انہوں " نے تو کہا تھا کہ ان کی کوئی میٹنگ ہے۔ پتہ نہیں کیا، شاید کینسل ہو گئی ہو۔"" میں تیار ہونے جا "رہی ہوں۔

چلو ٹھیک ہے، عنایہ نے گرین کلر کی شلوار قمیض پہنی اور اپنے بالوں کو سمیٹ لیا، اور انگوٹھی پہن لی جو وہ ہمیشہ پہنتی تھی۔ پھر اپنے ڈاکومنٹس کی تیاری کرتے ہوئے، اس نے اپنی سوچ کو جھٹکایا اور خوشی سے فون پکڑا، اپنے دوستوں کو میسج دیا کہ

"! میں فیس جمع کروانے جارہی ہوں، تم لوگ بھی جلد از جلد اپنی سیٹ سیکیور کرو"

پھر وہ نیچے کمرے سے نکلتے ہوئے باہر جاکر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ابا نے گاڑی سٹارٹ کی، اور وہ فرنٹ سیٹ پر اپنے ابا کے ساتھ جاکر بیٹھ گئی۔

"بیٹا، تمھیں پتہ ہے نا میڈیکل کی پڑھائی تھوڑی مشکل ہوتی ہے؟""جی"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی سوچ میں گم رہتے ہوئے، پھر اس کے ابا نے اسے دوبارہ متوجہ کیا، "آگے کا کیا ارادہ ہے؟ ڈاکٹر بنو گی؟"

نہیں ابا، امی کو تو نہیں کہتے، لیکن آپ کو پتہ ہے کہ مجھے پڑھائی کا بالکل شوق نہیں۔ ڈاکٹر بننے" کے لیے تو بہت پڑھنا پڑتا ہے۔ میں زندگی کو تھوڑا انجوائے کرنا چاہتی ہوں، اس کالج لائف میں "انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔

"اس کے بعد اس نے کہا، "ہاں بیٹا، جو تمہارا دل کرتا ہے، تم اسی طرح کرنا۔
"تم اسے ڈھونڈو تم اسے ڈھونڈتے کیوں نہیں؟"
نوریز کے ذہن میں باتیں گردش کر رہی تھیں۔ اس نے ان باتوں سے نکلنے کے لیے مارتھا کو فون کیا۔
"مارتھا، جو میٹنگ ارینج کرنی تھی، وہ ابھی ارینج کرلو۔ کانفرنس میں میٹنگ ارینج کروں؟"
سر، وہ جس کمپنی کے ساتھ میٹنگ تھی، انہوں نے ایگریمنٹ سینڈ کر دیا ہے۔ وہ اب ہمارے"
"ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرنا چاہتے۔
واٹ؟ سٹرینج۔ "اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔"
خاموشی اس کو کھا رہی تھی۔ اچانک، اس نے چیئر گھما کر شیشے کی کھڑکی سے باہر دوبارہ دیکھنا شروع کر دیا۔

دفتر کی عمارت بلند و بالا تھی، جس کی بیرونی دیواریں مکمل طور پر شیشے کی بنی ہوئی تھیں۔ شفاف شیشے کی دیواروں سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ دور تک پھیلا ہوا شہر، دھندلائی روشنیوں کا سمندر، اور نیچے سڑکوں پر گزرتی گاڑیوں کی لمبی قطاریں، سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ دفتر کے اندر

بھی، ہر چیز ترتیب سے سجی ہوئی تھی۔ایک بڑا سا گلاس ڈیسک، جس پر چند فائلیں اور ایک لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا۔دیواروں پر کچھ آرٹ ورک اور بڑی بڑی کھڑکیاں، جن سے روشنی کا سیلاب اندر آرہا تھا۔ہر چیز اپنی جگہ پر مکمل تھی، مگر اس کے باوجود ایک عجیب سی خاموشی تھی جو نوریز کو کھا رہی تھی۔

اچانک دروازہ کھلا،اور نوریز نے حیرانی سے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ کون ہے جو بلا اجازت داخل ہو گیا ہے۔

ہارون!"اس نے حیران ہو کر کہا،اور اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ پڑی،جو فوراً غائب ہو" گئی۔وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور ہارون کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

یار، تم تو بہت مصروف آدمی ہو گئے ہو،اپنے دوست کو ہی بھول گئے ہو!"ہارون نے" مسکراتے ہوئے کہا۔

"نوریز نے جواب دیا،"یار، کمپنی سنبھالنا شروع کی ہے تو بزی رہتا ہوں۔

مجھے پتہ ہے،تم اپنے خیالات سے بھاگنے کے لیے خود کو بزی رکھتے ہو، مگر یہ کوئی حل نہیں" ہے۔"

یہ باتیں کرتے کرتے دونوں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اور بتاؤ، تمہارے لیے کچھ ہے؟ کافی آرڈر کروں؟"

نہیں، میں صرف تم سے بات کرنے آیا ہوں، "ہارون نے سنجیدگی سے کہا۔"

"کس حوالے سے بات؟"

"کچھ نہیں، بس تمہارا حال دیکھنے آیا ہوں۔"

نوریز نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا،

"یار، میں بس بزی رہتا ہوں۔"

مجھے پتہ ہے تم کیوں بزی رہتے ہو۔ تم ابھی تک وہ باتیں نہیں بھولے نا؟ "ہارون نے پوچھا۔"
نوریز خاموش ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھنے لگا۔

"تم بھولے نہیں ہو، یا بھولنا نہیں چاہتے؟"

نوریز نے آہستہ سے جواب دیا،

"کیا تم یہاں مجھے دوبارہ ان باتوں کی یاد دلانے آئے ہو؟"

www.novelsclubb.com

ہارون نے چہرے پر پریشانی کے تاثرات لاتے ہوئے کہا، "نہیں، چلو ٹھیک ہے، جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔ آرڈر کرو کافی۔"

نوریز نے ہارون کی طرف دیکھا اور کافی آرڈر کرنے کے لیے بٹن دبا دیا۔

کالج بڑا اور وسیع تھا، جیسے علم کی دنیا کا ایک الگ ہی دیار ہو۔ کالج کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ایک بڑا سا گراؤنڈ نظر آتا تھا، جس کی ہریالی آنکھوں کو تازگی بخشتی تھی۔ گراؤنڈ کے ایک طرف قدآور درختوں کی قطار تھی، جن کے سائے میں طلبہ بیٹھ کر کتابیں پڑھتے نظر آرہے تھے۔ گراؤنڈ کے آگے، سیڑھیاں چڑھ کر ایک شاندار عمارت سامنے آتی تھی، جس کے ماتھے پر کالج کا نام سنہری حروف میں چمک رہا تھا۔ یہ عمارت دفتر تھی، جہاں انتظامیہ کے امور انجام پاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

سیڑھیوں کے دائیں بائیں، مختلف پوزیشن ہولڈر طلبہ کے بینر لگے ہوئے تھے، جن میں ہر ایک کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ جھلک رہی تھی۔ وہ ان بینرز کو غور سے دیکھ رہی تھی، ہر چہرہ اس کے لیے ایک ترغیب بن رہا تھا۔ اس کے والد، جو دوسرے معاملات دیکھنے میں مصروف تھے، داخلہ فیس جمع کروا کر واپس آئے تو عنایہ نے کہا،

ابا، یہ کالج تو بہت بڑا ہے۔"اس کی آواز میں ایک خوشی کی جھلک تھی، جو اس کی نئ زندگی" کے آغاز کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

والد نے مسکرا کر جواب دیا، "بیٹا، تم خوب دل لگا کر پڑھنا۔"ان کے لہجے میں امید اور دعا کا رنگ نمایاں تھا۔اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔اس کے والد نے فون اٹھایا۔چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

کیا؟کب سے ؟میں آ رہا ہوں، کیا ہوا؟"ان کی آواز میں بے چینی تھی۔"

تمہاری اماں؟سب خیریت؟حلیمہ بتا رہی ہے کہ تمہاری اماں کے سر میں بہت درد ہو رہا ہے،"

"انہیں ہسپتال لے جاؤ۔

www.novelsclubb.com

یہ سن کر عنایہ کے والد پریشانی میں فوراً گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔کالج کی وسیع دنیا میں جہاں ایک طرف عنایہ کے دل میں نئے خوابوں کے پر لگنے کی امید تھی، وہیں دوسری طرف ایک اچانک پیش آنے والے مسئلے نے ان کے والد کو مضطرب کر دیا۔کالج کا ہرا بھرا منظر، بلند و بالا

عمارتیں، اور روشن مستقبل کے خوابوں کے بیچ، ایک اچانک اضطراب کی لہر نے ماحول کو بدل دیا۔

ہارون نے دوبارہ اس کو کچھ کہنے کی ٹھانی۔ اس کی آنکھوں میں عزم کی چمک تھی، مگر اسی لمحے نوریز کا فون بج اٹھا۔ ہارون نے ایک لمحے کے لیے سوچا، پھر فوراً ہی نوریز کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے فون اٹھاتے ہی کہا، "ہیلو۔" فون کے دوسری طرف جو آواز تھی، اس نے نوریز کو سن کر فوراً پریشان کر دیا۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم بڑھانے لگا، جیسے کوئی خطرہ سر پر آ گیا ہو۔

ہارون نے بھی فوراً اس کے پیچھے اٹھ کر جانے کی کوشش کی۔ "ارے بھائی، بتا تو کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک ہے؟" اس نے بھاگتے ہوئے کہا، اور ساتھ ہی اس کی نگاہیں نوریز کے چہرے پر مرکوز تھیں، جو پریشانی سے بھرا ہوا تھا۔

گھر سے فون آیا تھا، مجھے جانا پڑے گا!" نوریز نے بے چینی سے جواب دیا، جیسے اس کے دل کی" دھڑکنیں تیز ہو گئی ہوں۔ ہارون کی آنکھوں میں تشویش کی جھلک تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس لمحے کا کیا مطلب ہے۔

میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں،" ہارون نے کہا، اپنی آواز میں عزم بھرتے ہوئے۔ "کوئی" مدد کی ضرورت ہو تو بتانا۔" اس نے اپنے قدموں کی رفتار بڑھائی

ارے کچھ نہیں، بیٹھنا۔ ڈاکٹر نے کہا ہے بس آرام کروں، زندہ کام کرنے کی وجہ سے میرے" "سر میں درد ہونے لگا تھا۔

امی، آپ بھی کیا کرتی ہیں؟ گھر میں حلیمہ بھی ہوتی ہیں نا، وہ آپ کے ساتھ کام کرواتی ہے،" لیکن آپ سارا کام خود کرتی ہیں۔" عنایہ نے نرمی سے سرگوشی کی۔ "آئندہ دھیان رکھوں گی،" اس کی والدہ نے جواب دیا۔

اسی لمحے عنایہ کے والد، عظیم صاحب نے کہا، "بالکل، تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ آپ بالکل بھی اتنا "دھیان نہیں رکھتیں اپنے آپ کو، اتنا مصروف کر لیتی ہیں۔

ہسپتال بہت بڑا تھا، جیسے ایک چھوٹی دنیا ہو، جہاں ہر طرف دوائیں، ڈاکٹرز، اور نرسیں لوگوں کی زندگیوں کے لیے کوشاں تھیں۔ ہسپتال کی عمارت جدید طرز پر تعمیر کی گئی تھی، اور اس کی شیشے کی دیواریں باہر کی روشنی کو اندر لانے کا کام کر رہی تھیں۔ مختلف وارڈز کے دروازے آہستہ آہستہ کھلتے اور بند ہوتے نظر آرہے تھے، اور ہر دروازے کے پیچھے ایک نئی کہانی تھی۔

عنایہ کی ماں ایک وارڈ میں تھیں، جہاں ان کے ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ نرس نے آکر کہا، آپ تھوڑی دیر باہر چلے جائیں، آپ میں سے کوئی ایک باہر چلا جائے، دو لوگ اکٹھے نہ "آئیں"۔

www.novelsclubb.com

میں باہر جاتی ہوں، "عنایہ نے کہا، اور باہر آکر ایک کونے میں بیٹھ گئی۔ جلدی جلدی میں وہ اپنا" فون گاڑی میں بھول گئی تھی، اس لیے وہ ارد گرد کے منظر کو دیکھنے لگی
عنایہ باہر کوریڈور میں کرسیوں پر بیٹھ گئی، اور ہسپتال کا شور اور ہلچل اس کے ارد گرد گونج رہی تھی۔ اچانک، اس کے سامنے سے ایک نوجوان انتہائی تیزی سے گزرا، جیسے وہ کسی نہایت اہم

کام میں مصروف ہو۔اس کی تیز رفتار میں کچھ ایسا تھا کہ عنایہ کو احساس ہوا کہ وہ کسی بڑی پریشانی میں ہے۔

اچانک،اس کے ہاتھ سے ایک کارڈ گر گیا۔عنایہ نے جھک کر وہ کارڈ اٹھایا،اور اس کی آنکھوں میں ایک تجسس کی چمک آگئی۔"کیا میں اسے روک کر کارڈ واپس کروں؟"اس نے سوچا،لیکن وہ اتنی جلدی میں تھا کہ وہ کارڈ لینے کے لیے پلٹا بھی نہیں۔اس کو جلدی میں احساس ہی نہ ہوا کہ اس نے اپنا کارڈ گرا دیا ہے۔

وہ نوجوان بغیر رکے کمرے میں چلا گیا،جیسے اس کی دنیا میں کوئی اور ہی دقت ہو۔عنایہ کارڈ لے کر کھڑی رہی،اس کی نگاہیں کارڈ پر مرکوز تھیں۔کارڈ پر لکھا ہوا نام اور معلومات اس کی سوچوں میں ایک ہلچل پیدا کر رہے تھے۔

اب میں اس کا کیا کروں؟"عنایہ نے اپنے آپ سے سوال کیا۔اور جا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی" کہ اچانک وہ دوبارہ پاس سے گزرا،چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھوڑے کم ہوئے۔

عنایہ نے اس کو اس کو پاس جا کر مخاطب کرنا ضروری سمجھا۔

کارڈ آگے بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔

یہ آپ کا کارڈ"۔وہ تھوڑا ٹھہر کر بولی کہ "مجھے نیچے سے ملا تھا"۔"

نوریز نے کارڈ پر دیکھ کر اطمینان بھری سانس لی اور اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اس کی طرف دیکھا تو ایک دم سے سوچ میں گم ہو گیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔

اتنی دیر میں عنایہ کو پیچھے سے آواز آئی، "بیٹا گھر چلیں"۔نوریز سوچوں میں گم تھا اور عنایہ کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا, "میں نے اس کو کہاں دیکھا ہے"؟

اتنی دیر پر اس کی بائیں جانب اس کے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔

کیا ہوا ہے"؟ تم کہاں دیکھ رہے ہو"؟ "

ہارون اس کی بائیں جانب کھڑا اس سے مخاطب ہوا۔

کچھ نہیں"، میرا کارڈ ن مل گیا ہے۔۔ "

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: